منقبت

تخت تیرا نہ گرا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں
قصرِ باطل نہ ہلا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

آلِ احمدؐ کو سرِ دشت ستایا تو نے
ظلم عمرانؑ کی اولاد پہ ڈھایا تو نے
تجھ کو لعنت نہ دلا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

باغی شبیرؑ نہیں تو ہے بتانے کے لئے
شام میں آئی ہوں میں تجھ کو مٹانے کے لئے
تجھ کو عبرت نہ بنا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

سر میرے بھائی کا نیزے پہ چڑھانے والے
ہم پہ الزام بغاوت کا لگانے والے
تیرا شجرہ نہ جلا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

کون کہتا ہے کہ میں بن کے اسیر آئی ہوں
باندھ کر فوج تیری شام میں میں لائی ہوں
ہوش تیرے نہ اڑا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

238

میرے مظلوم کا دارین میں ہو گا ماتم
میں تیرے شہر میں کرواؤں گی برپا ماتم
سانس لینا نہ بھلا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

جشن سادات کے لٹنے پہ مناتا ہے تو
شہر کو جلتے چراغوں سے بجھاتا ہے تو
مثل شمع نہ بجھا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں

رو کے توقیرؔ یہ دربار میں بی بیؑ نے کہا
جس نے شبیرؑ کی غربت کو سدا یاد رکھا
اُس کو جنت نہ دکھا دوں تو میں زینبؑ ہی نہیں